انوار العلوم

فتح پور تال نرجا مئو ،یوپی،انڈیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جہالت ایک طرح کی تاریکی ہے، جو اپنے ساتھ ہزاروں خرابیاں لے کر آتی ہے، جس میں سے ہر ایک. برائی سے نبرد آزما ہونے کیلئے ایک طویل مدت درکار ہے، پھر بھی کامیابی کی کوئی گارنٹی نہیں، علاج صرف ایک ہے علم کی شمع جلائی جائے، روشنی ہوتے ہی جہالت کی تمام. برائیاں رفوچکر ہو جائیں گی۔ یہی وجہ ہے کہ جب مکہ میں اسلام کا آفتاب عالمتاب طلوع ہوا تو سب سے پہلے پڑھنے اور لکھنے کا تذکرہ کیا گیا: (اِقرأ باسم ربک الذی خلق ،

خلق الأنسان من علق، اِقرأ و ربک الأکرم ، الذی علم بالقلم)

حالانکہ اس وقت عربوں میں بہت سی ایسی خرابیاں تھیں جنہیں ختم کرنے کی سب سے پہلے ضرورت تھی، پوری قوم اختلاف و انتشار کا شکار تھی، شرک و بت پرستی اپنے انتہاء کو پہونچی ہوئی تھی، ظلم و جور کی حکمرانی تھی اور حیوانیت اور درندگی اپنے عروج پر تھی، بے حیائی اور بے شرمی کا چلن تھا، غور کرنے کی ضرورت ہے کہ پہلی وحی میں ان. برائیوں میں سے کسی کا ذکر نہیں، بلکہ اس کی جگہ پڑھنے لکھنے کا تذکرہ ہے، ایسا اس لئے کہ جہالت کی کوکھ سے تمام شرور و فتن جنم لیتے ہیں، اور علم ہی وہ سرچشمہ ہے جہاں سے تمام اچھائیاں پھوٹتی ہیں، اس لئے سب سے پہلے علم کی ضرورت ہے، کہ کسی سماج میں جب علم کا سورج طلوع ہوگا تو وہ جہالت کو اور اس سے پنپنے والی خرابیوں کو جلاکر خاکستر کردے گا، کسی بھی سماج اور معاشرہ کی تشکیل میں تعلیم کا بنیادی کردار ہوتا ہے کیونکہ تعلیم حاصل کرنے والے کمزور اور نا سمجھ بچے بیس سال کی مدت میں کمزور ترین اور بے اثر سطح سے نکل کر معاشرہ کے موٴثر ترین سطح پر آجاتے ہیں اور سماج کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں۔

اس وقت تعلیم و تربیت کے حوالہ سے مسلمانوں کو دو طرح کی یلغار کا سامنا ہے، ایک یہ کہ ذرائع ابلاغ اور وسائل تعلیم کے ذریعہ ننگے پن، فحاشی، مذہب بیزاری اور مفاد پرستی کو فروغ دیا جارہا ہے اور اپنی روشن تاریخ اور بے مثال تہذیب و تمدن سے ناواقف مسلمان بچے نادانی کی وجہ سے اسکا شکار ہو رہے ہیں، اور اسلامی افکار و اقدار کے تئیں احساس کمتری میں گرفتار ہو رہے ہیں،

دوسرے یہ کہ حکومت مشرکانہ رسوم و رواج کو پورے ملک پر مسلط کرنے کے خبط میں. بری طرح مبتلاء ہے، اور ہندو میتھالوجی کو. برقرار اور بہتر قرار دینے کیلئے کوشاں ہے، ستم ظریفی کی انتہاء یہ ہے کہ مسلمانوں کے زیر انتظام چلنے والے اداروں میں بھی وہی کتابیں داخلِ نصاب ہیں جن میں اسلام دشمنی اثرات نمایاں ہیں، اکبر مرحوم نے. بڑے کرب اور حسرت کے ساتھ کہا تھا:

ہم سمجھتے تھے کہ لائیگی فراغت تعلیم
کیا خبر تھی کہ چلا آئیگا الحاد بھی ساتھ

لیکن اب تعلیم کے ساتھ الحاد کے آنے کی خبر بالکل عام ہو چکی ہے، اس لئے ضرورت ہے کہ والدین بچوں کو دینی تعلیم پر بھرپور توجہ دیں، اور اسی مقصد کے تحت ہمارے. بزرگوں نے دینی مکاتب و مدارس قائم کئے ہیں جن میں سے ایک نمایاں نام "مدرسہ انوار العلوم فتح پور تال نرجا" کا ہے، جس کی ایک روشن تاریخ رہی ہے، جسے حضرت مولانا عبد القیوم صاحب فتحپوری علیہ الرحمہ (مجاز صحبت حضرت تھانوی اور مجاز بیعت حضرت مصلح الامت) نے قائم کیا تھا۔

حضرت مولانا اعجاز صاحب اعظمی علیہ الرحمہ اس مدرسہ کے قیام کے بارے میں رقم طراز ہیں: حضرت مولانا عبد القیوم صاحب نے تعلیم مکمل کرنے کے بعد دس بارہ سال بارہ بنکی میں خدمت کی ، پھر اللہ کو منظور ہوا کہ فیض کے اس سر چشمہ سے وطن اور قرب وجوار کے لوگ مستفید ہوں، حالات کچھ ایسے پیدا ہوئے کہ مولانا کو گھر پر ٹھہرنا ضروری ہو گیا،

۱۹۵۲-۵۳ء کے لگ بھگ آپنے گھر رہنے کا فیصلہ کیا،اس کی صورت یہ ہوئی کہ حضرت اقدس حضرت تھانوی کے حکم سے ، حضرت مصلح الأمت نے جب فتحپور میں کام کرنے اور قیام کرنے کا ارادہ کیا تو تھانہ بھون سے حضرت بارہ بنکی تشریف لائے اور حضرت مولانا عبد القیوم صاحب سے فرمایا کہ میر ارادہ فتحپور میں رہنے اور کام کرنے کا ہے ، میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی ساتھ چلیں ،آپ وہاں مدرسہ چلائیں اور میں اپنا کام کروں گا، حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب بے تأمل اور بغیر عذر کے آمادہ ہوگئے۔(تذکرہ حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب/۲۵)

یہی مدرسہ انوارالعلوم کے نام سے موسوم ہوا اور جسے ان کے صاحبزادے عالی قدر جناب مولانا قاری ولی اللہ صاحب برداللہ مضجعہ (خلیفہ مرشدالأمت حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب) نے تعلیم وتربیت کے حوالہ سے ایک الگ شناخت دی اور قرب وجوار میں حفظ کی تعلیم کے تعلق سے ایک بہترین مرکز کی حیثیت سے معروف ہوا، اور اب شدید ضرورت محسوس ہورہی ہے کہ دینی وعصری تعلیم کے سلسلے میں بھی وہ اپنا مطلوبہ کردار ادا کرے کیونکہ اس قت قرب وجوار میں موجود مدارس سرکاری امداد یافتہ ہیں اور تعلیم وتربیت کے اعتبار سے ان کی جو حالت ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے ،

چنانچہ روضۃ الأطفال اور پرائمری کے ساتھ عالمیت اور افتاء کی تعلیم بھی شروع کردی گئی ہے ،جس میں دینیات کے ساتھ عصری علوم کو بھی شامل کیا گیاہے۔

جامعہ کے اغراض و مقاصد

جامعہ کے قیام کا مقصد ایسے افراد کی تیاری ہے:

جو کتاب وسنت کا گہرا علم اور دینی بصیرت رکھتے ہوں۔

اسلامی اخلاق وکردار کے حامل اور اسلامی طرز معاشرت کے پابند ہوں۔

احیاء دین اور اعلاء کلمۃ اللہ کے جذبے سے سرشار ہوں۔

ملی مسائل سے واقف اور وقت کے چیلنجز سے آگاہ ہوں۔

غیر اسلامی افکار و نظریات سے بخوبی واقف ہوں۔

ضروریات اور منصوبے

۱) دارالتحفیظ کی تعمیر 3500000

۲) دارالاقامہ کی توسیع 4000000

۳) زمینوں کی احاطہ بندی 500000

۴) مسجد کی تزئین 300000

۵) دارالاقامہ اور درسگاہوں کی تزئین 1000000

٦) کتب خانہ کیلئے دینی و علمی کتابوں کی فراہمی 100000

تعلیمی وتربیتی شعبے

شعبہ افتاء

شعبہ عالمیت

شعبہ حفظ قرآن

شعبہ تجوید وقرأت

روضۃ الأطفال

شعبہ ابتدائی

شعبہ دعوت و تبلیغ

شعبہ نشرو اشاعت

تعاون کی صورتیں

۱)حفظ کےایک درسگاہ کی تعمیر 500000

۲) ایک رہائشی کمرے کی تعمیر 335000

۳) ایک مدرس کی سالانہ تنخواہ 120000

۴) ایک طالب علم پر سالانہ خرچ 15000

۵) ایک حافظ قرآن کا پوراخرچ 45000

٦) ایک یتیم کا سالانہ مکمل خرچ 20000

ANWARUL ULOOM

FATEHPUR TALNARJA MAU, UP INDIA

Ignorance is a kind of darkness that emerges with thousands of vices and faults. To eradicate only one of these vices requires a long period, instead there is no guarantee for that. There is only one way to eradicate it that is the lamp of the knowledge to be illuminated widely. On illuminating, the dense darkness of the ignorance will disappear and a new morning will start blinking. Hence, when the Islam was introduced in Mecca by Mohammad (SAW), first the issues related to educational and writing system were discussed…

While at that time the Arabs were involved in such worst activities that needed to be first uprooted. The whole community differed in all the matters together. Having partner and worshiping idols hit its peak. Oppressions, tyranny flourished everywhere and animalism, brutality was on the full rise. Nudity, scurrility, obscenity, shamelessness lured the people. The point is to be attentively noted that none of these dangerous vices was mentioned in the first dispatch (Wahy) but in it its place writing and education were first emphasized, because all the evils emerge from the ignorance and the knowledge is only the fountain that causes many good things to come out. Hence the need of the knowledge is at the primary. When the knowledge flourishes in a society, it removes all the evils that are the outcome of ignorance.

To fulfill this needed gap, Moulana Abdul Qayyum established Madrasa Anwarul Uloom that was known as the best Centre for Hifz. Now, it is the dire need of the time that it should play its predetermined and planned role in the field of modern and religious education. For the Alimiyat and Ifta (being expert in jurisprudence) with the kindergarten and primary has been started that contain on homilies and modern subjects.

Educational and Training Departments

Kindergarten

Primary

Hifz-e-Quran

Tajweed and Qirat

Alimiyyah

Department of Ifta

Dawah and Tableegh

Publisher Department

Requirements And Plans

Construction of Dar-UL-Attahfeez

Enlargement of Hostel

Mosque Decoration

Land Covering

Decoration of Hostel and classroom

Provision of Religious and Scientific Books

THE GOALS OF THE JAMIA

The foundation of the Jamia is based on:

Training such persons, who have profound Islamic knowledge and religious insight.

They are well-equipped with the Islamic characteristic, moralities and well- training in the Islamic society.

They have the everlasting enthusiasm for the elevation of the religion and the Kalima of Allah.

They are acquianted in the religious issues and modern challenges.

They have the acquaintance with the non-Islamic proclivities and trends.

HOW CAN YOU HELP

Build a classroom of Hifz.

Build a living room.

A teacher,s annual salary.

A student,s annual spend.

Total expense of a Hafiz.

Toatal annual expense of an orphan.